سوال

(524) مردوں اور عورتوں کی نماز میں فرق

جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

مجھے عورتوں کی نماز کے متعلق معلومات چاہیئے۔ میں نے آج تک جوکچھ سنا یہی تھا کہ عورتوں اور مردوں کی نماز میں صرف ستر کا فرق ہوتا ہے۔ ایک عورت نے مجھے کشمکش میں ڈال دیا ہے جس میں بیہقی اور دوسری احادیث کی کتابوں کی روایات تھیں۔؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

الحمد للہ، والصلاة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

درست یہی ہے کہ ادائیگی کے اعتبار سے عورت اور مرد کی نماز میں کوئی فرق نہیں ہے۔ جس طرح مرد قیام، رکوع، سجدہ اور تشہد ادا کرتے ہیں، اسی طرح عورت بھی کرے گی۔ کیونکہ نبی کریم کی یہ حدیث مبارکہ صلوا کما رأیتمونی أصلی عام ہے اور مردوں اور عورتوں تمام کو شامل ہے۔

شیخ ابن باز کا بھی یہی فتوی ہے۔ اور دونوں کی نماز میں فرق کے حوالے سے کوئی صحیح حدیث ثابت نہیں ہے۔ "فتاوی نور علی الدرب" (2/799).

تکبیر تحریمہ سے سلام تک مردوں اور عورتوں کی نماز ہیئت ایک جیسی ہے سب کیلیئے تکبیر تحریمہ قیام، ہاتھوں کا باندھنا، دعاء استفتاح پڑھنا، سورہ فاتحہ، آمین، اس کے بعد کوئی اور سورت، پھر رفیع الیدین رکوع، قیام ثانی، رفع یدین، سجدہ، جلسہ استراحت، قعدہ اولی، تشہد، تحریک اصابع، قعدہ اخیرہ، تورک، درود پاک اور اس کے بعد دعا، سلام اور ہر مقام پڑھی جانے والی مخصوص دعائیں سب ایک جیسی ہی ہیں عام طور پر حنفی علماء کی کتابوں میں جو مردوں اور عورتوں کی نماز کا فرق بیان کیا جاتا ہے کہ مرد کانوں تک ہاتھ اٹھائیں اور عورتیں صرف کندھوں تک، مرد حال قیام میں زیرناف ہاتھ باندھیں اور عورتیں سینہ پر، حالت سجدہ میں مرد اپنی رانیں پیٹ سے دور رکھیں اور عورتیں اپنی رانیں پیٹ سے چپکا لیں یہ کسی بھی صحیح وصریح حدیث میں مذکور نہیں۔

چنانچہ امام شوکانی رحمہ اللہ فرماتے ہیں

اور جان لیجئے کہ یہ رفع یدین ایسی سنت ہے جس میں مرد اور عورتیں دونوں شریک ہیں اور ایسی کوئی حدیث وارد نہیں ہوئی جو ان دونوں کے درمیان اس کے بارے میں فرق پر دلالت کرتی ہو۔ اور نہ ہی کوئی ایسی حدیث وارد ہے جو مرد اور عورت کے درمیان ہاتھ اٹھانے کی مقدار پر دلالت کرتی ہو اور احناف سے مروی ہے کہ مرد کانوں تک ہاتھ اٹھائے اور عورت کندھوں تک کیونکہ یہ اس لئے زیادہ ساتر ہے لیکن اس کیلیئے ان کے پاس کوئی دلیل شرعی موجود نہیں''۔

(نیل الاوطار ۲/۱۹۸)

شارح بخاری امام حافظ ابن حجر عسقلانی اور علامہ شمس الحق عظیم آبادی رحمۃ اللہ فرماتے ہیں

مرد اور عورت کے درمیان تکبیر کیلیئے ہاتھ اٹھانے کے فرق کے بارے میں کوئی حدیث وارد نہیں ۔

(فتح الباری ۲۲۲/۲۲، عون المعبود ۲۶۳/۱)

مردوں اور عورتوں کے حال قیام میں یکساں طور پر حکم ہے کہ وہ اپنے ہاتھوں کو سینے پر باندھیں خاص طور پر عورتوں کیلیئے علیحدہ حکم دینا کہ وہ ہی صرف سینے پر ہاتھ باندھیں اور مرد ناف کے نیچے باندھیں اس لئے حنفیوں کے پاس کوئی صریح و صحیح حدیث موجود نہیں ۔

علامہ عبدالرحمن مبارکپوری ترمزی کی شرح میں فرماتے ہیں کہ

پس جان لو کہ امام ابو حنیفہ کا مسلک یہ ہے کہ مرد نماز میں ہاتھ ناف کے نیچے باندھے اور عورت سینہ پر امام بو حنیفہ اور آپ کے اصحاب سے اس کے خلاف کوئی اور قول مروی نہیں ہے ۔

(تحفہ الاحوذی ۲۱۳/۱)

محدث عصر علامہ البانی حفظہ اللہ فرماتے ہیں

اور سینہ پر ہاتھ باندھنا سنت سے ثابت ہے اور اس کے خلاف جو عمل ہے وہ یا تو ضعیف ہے یا پھر بے اصل ہے ۔

(صفۃ صلاۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم/۸۸)

ھذا ما عندی واللہ أعلم بالصواب

فتاویٰ ثنائیہ

جلد01